

دیباچہ

تحقیق کا عمل بہت ہی عرق ریزی اور محنت کا مقاضی ہے۔ درست رہنمائی اور اعانت کے بغیر انسان اکیلا اس کارزار کو عبور نہیں کر سکتا۔ میرے لئے بھی اپنے اساتذہ اور دوستوں کی مدد کے بغیر اس کام کو پایہ تجھیں تک پہنچانا انہمی مشکل تھا۔ اس سلسلے میں میں مجھے اپنے مشق اساتذہ ڈاکٹر خالد محمود سخراں، ڈاکٹر ہارون قادر، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر قبسم کاشمیری اور بطور خاص میری گران ڈاکٹر شائستہ حمید خان کا بھرپور تعاون اور حوصلہ افزائی حاصل رہی میں ان کی شکرگزار ہوں کے ان کی نوازشات اور عنایات ہی کی بدولت میں اپنے اس تحقیق کے کام کو ہتر طور پر انجام دے پائی۔

مستنصر حسین تارڑ کی شخصیت کی تعارف کی محتاج نہیں وہ اس صدی کے سب ہے زیادہ سکنے والے مصنفوں ہیں ناول نگاری کی صنف میں وہ اپنا ممتاز مقام رکھتے ہیں اسی بنابر میں نے تحقیق و تقدیم کے لئے مستنصر حسین تارڑ کے ناولوں میں تصور محبت جیسے موضوع کا انتخاب کیا۔ یوں تو مستنصر حسین تارڑ کے مختلف ناولوں پر کام ہو چکا ہے مگر وہ تمام تحقیقی کام زیر بحث موضوع کے حوالے سے ابھی تشنہ ہے۔ تارڑ صاحب کے ہاں محبت ایک آفاقی موضوع بن کر ابھرتا ہے سو یہ مقابلہ ان کے ہاں پائے جانے والے محبت کے متنوع موضوعات اور پہلوؤں کو جاگر کرے گا۔

مقابلے کے پہلے باب میں مستنصر حسین تارڑ کی ذاتی زندگی کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں اردو ناول نگاری کی مختصر سی روایت بیان کی گئی ہے جس سے اردو ناول نگاری کے رجحانات اور اور متنوع موضوعات کو جاننے میں مدد ملے گی مقابلے کے تیسرا باب میں مستنصر حسین تارڑ صاحب کے ناولوں کا مختصر ساتھ یاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ چوتھے باب میں تارڑ صاحب کے ہاں پائے جانے والے محبت کے منفرد اور آفاقی رنگ یعنی ان کے ناولوں میں موجود تصور محبت کو تحقیقی و تقدیمی حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں اور آخری باب میں تمام مقابلے سے نتائج اخذ کرنے کی

کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد جن شخصیات نے اس مقاولے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میرے رہنمائی کی میں ان کی تہبہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میرے اساتذہ کی رہنمائی اور اصلاح سے میرے اسلوب میں مزید نکھار آیا اور تحقیق کے کام میں آسانی پیدا ہوئی میں اپنے بہن، بھائیوں اور دوستوں کی شکر گزار ہوں کہ کمپیوٹر سے لے کر کتب خانوں تک جانے میں انہوں نے میری مدد کی جہاں سے بہت سا مواد ملا جو مقاولے کی تکمیل کے لئے موثر ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے مشکل مرحلے سے گزرنے کے بعد یہ مقالہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔

فرحین علی